بحار الانوار

۸ - ۷

در حالات

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

بحار الانوار

باب
۱۰

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
کے
اصحاب و معاصرین کے احوال

ANSAR

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب "بحار الانوار" کاپی رائٹ ایکٹ ۱۹۶۲ء،
گورنمنٹ آف پاکستان کے تحت رجسٹرڈ ہے
لہٰذا اس کتاب کے کسی حصے کی طباعت واشاعت، انداز تحریر،
ترتیب وطریقے، جزو یا کل کسی سائز میں نقل کر کے بلاتحریری
اجازت طابع و ناشر غیر قانونی ہوگی۔

نام کتاب: .... بحار الانوار۔ جلد ہفتم
مؤلف: .... علامہ باقر مجلسیؒ
ترتیب وتدوین: .... اے۔ ایچ۔ رضوی
تاریخ اشاعت: .... بار اوّل۔ جون ۱۹۸۶ء
بار دوم۔ اگست ۱۹۹۳ء
بار سوم۔ مئی ۱۹۹۹ء
بار چہارم۔ جولائی ۲۰۰۳ء
کتابت: .... سیّد جعفر زیدی
مطبع: .... سندھ آفسٹ پریس
ترجمہ: .... سیّد حسن امداد ممتاز الافاضل
تعداد: ۵۰۰

ناشر

محفوظ بک ایجنسی ✻ مارٹن روڈ کراچی
محفوظ MBA
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

ایک طرف رکھدیے تھے۔

یہ کہہ کر آپؑ نے کنیز کو بلایا اور فرمایا کہ وہ دینار لے آؤ۔ وہ کنیز دینار لے آئی اور میں نے لے کر اللہ کا شکر ادا کیا اور اب میں اپنی قوم کا ایک خوشحال شخص شمار کیا جاتا ہوں۔

(۶۱) ــــ محمّد بن مسلم

محمّد بن مسعود نے اپنے والد سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن محمّد بن خالد سے محمّد بن مسلم کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کس قسم کا شخص ہے۔

اُنھوں نے کہا، وہ ایک شریف آدمی ہے اور خوشحال بھی ہے، اے محمدؑ! تم اس کے ساتھ تواضع سے پیش آنا۔

چنانچہ جب محمد بن مسلم کوفہ واپس آیا تو اُس نے کھجوروں کی ٹوکری اُٹھائی ترازو لیا اور مسجدِ کوفہ کے دروازے پر بیٹھ کر آواز لگانے لگا۔ جب اُس کی قوم والے ادھر سے گذرے تو انھوں نے کہا: "آپ نے تو ہمیں ذلیل کر دیا۔"

اُس نے جواب دیا کہ میرے مولا نے مجھے اس کا حکم دیا ہے میں اس کے خلاف نہیں کر سکتا اور جبتک پوری ٹوکری فروخت نہ کرلوں، میں اسے نہ چھوڑوں گا۔

قوم والوں نے کہا، اگر آپ کو دکانداری ہی کرنی ہے تو آٹے کی چکّی والوں میں بیٹھ کر عزّت سے روزی کماؤ۔

چنانچہ وہ آٹے کی چکّی والوں میں ایک چکّی اور ایک اونٹ لیکر بیٹھ گئے۔ اور آٹا پیسنے لگے۔

ابو محمد عبداللہ بن محمد بن خالد کا بیان ہے کہ محمد بن مسلم کا شمار اُس زمانے کے عابدوں میں ہوتا تھا۔ (اختصاص ص۵۱)

(۶۲) ــــ شیعانِ علیؑ کا ذکر قرآن میں

ابوبصیر سے روایت ہے اُن کا بیان ہے۔ میں بہت ہی بوڑھا ہو چکا تھا جسم کی ہڈّیاں کمزور ہو گئی تھیں اور سمجھتا تھا کہ اب موت قریب ہے تو حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

فرزندِ رسولؐ! دنیا میں تو جو حال ہے وہ عیاں ہے لیکن نہ جانے آخرت میں کیا ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا، اے ابو محمد! تعجب ہے تم ایسی بات کیوں کہتے ہو؟
میں نے عرض کیا، کیونکہ نہ کہوں؟
آپؑ نے فرمایا، کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمھارے جوانوں کی جوانی پر رحم فرمائے گا اور تمھارے بوڑھوں کو دیکھ کر اُسے حیا آئے گی۔
راوی کا بیان ہے، میں نے عرض کیا، میں آپؑ پر قربان، اللہ تعالےٰ ہمارے جوانوں پر رحم وکرم فرمائے گا اور بوڑھوں سے حیا کرے گا، اس سے کیا مقصد ہے آپؑ کا؟
آپؑ نے فرمایا، تمھارے جوانوں پر کرم فرمائے گا اور اُن پر عذاب نہ کرے گا اور تمھارے بوڑھوں سے حساب لیتے ہوئے اُسے حیا آئے گی۔ بولو، اب تو خوش ہو؟
میں نے عرض کیا، مولا! کچھ اور بھی ارشاد فرمائیے، اس لیے کہ ان لوگوں نے ہمیں ایسا نام دیا ہے اور اُن کے فقہاء نے ایسی حدیثیں روایت کی ہیں جنھیں سُن کر ہماری کمر ٹوٹ جاتی ہے، دل مردہ ہو جاتا ہے اور ان کے والیانِ حکومت نے اسی بناء پر ہمارا خون بہانا جائز سمجھ رکھا ہے۔
آپؑ نے فرمایا، وہ کون سا نام؟ رافضہ؟
میں نے عرض کیا، جی ہاں
آپؑ نے فرمایا، خدا کی قسم، ان لوگوں نے تمھارا یہ نام نہیں رکھا ہے، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ نے خود تمھارا نام رکھا ہے۔ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ فرعون کے ساتھ ستّر آدمی بنی اسرائیل کے تھے جو فرعون کے دین پر تھے مگر جب اُنھیں فرعون کی گمراہی اور حضرت موسیٰؑ کی ہدایت کا صاف طور پر پتہ چل گیا تو اُنھوں نے فرعون کو چھوڑا اور رافضی ہو گئے اور حضرت موسیٰؑ کے پیرو ہو گئے۔ پھر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فوج میں سب سے زیادہ جہاد کرنے والے اور سب سے زیادہ عبادت گذار بن گئے۔ اُنھوں نے صرف اتنا ہی تو کیا تھا کہ فرعون کو چھوڑ کر رافضی بنے، مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ ان کا یہ نام (رافضی) توریت میں لکھ لو، میں نے یہ نام انھیں دیا۔ پھر اللہ نے یہ نام کسی اور کو نہیں دیا، بلکہ محفوظ کر لیا۔ پھر جب تم لوگوں نے فرعون وہامان اور اُن کے لشکر کو چھوڑا اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی پیروی شروع کر دی تو اللہ نے یہ نام (رافضی) تمھیں دیدیا۔ بولو! اب تو خوش ہو؟
میں نے عرض کیا، میں آپؑ پر قربان، کچھ اور ارشاد فرمائیے۔
آپؑ نے ارشاد فرمایا، سنو! جب مسلمان مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹے تو تم لوگ اپنے نبیؐ کے اہلِ بیت کے گروہ میں شامل ہو گئے اور اللہ نے جو راہ بتائی تھی اُس پر چلے، اُنھیں